صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃالمبارک مورخہ 27 مئی 2016ء بمطابق 19 شعبان 1437 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ قائمقام سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ○ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ○ وَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ○ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ
وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ○ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ○ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ
فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ○ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ
فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔

(ترجمہ): اے محمد (ﷺ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بدعمل اور ناشکرے کا کہنا مانو۔ اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑے دیتے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے مقابل کو مضبوط بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کی طرح اور لوگ لے آئیں۔ یہ تو نصیحت ہے۔ جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا رستہ اختیار کرے۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو

منظور ہو۔ بے شک خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور ظالموں کیلئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کرر کھا ہے۔صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيم۔

محترمہ قائمقام سپیکر: رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِيO وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِيO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةٗ مِّن لِّسَانِيO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي۔ Please you have to co-operate with me today, I have to go according to the agenda and I will take all the Questions after that, please don't mind it.

اراکین کی رخصت

Madam Acting Speaker: 'Leave Applications': Ms. Romana Jalil, MPA, Alhaj Ibrar Hussain, Alhaj Salih Muhammad Khan, Saradr Zahoor Ahmad, Mian Zia-ur-Rehman, Arshad Umarzai, Anwar Hayat Khan, Muhibullah. Special Assistant-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ! مجھے کچھ بات کرنی ہے۔

Madam Acting Speaker: I will give time to everyone and each one; let me finish the agenda, please.

یہاں پہ کچھ اعلان میں کرنا چاہتی ہوں، پلیز آپ آرام سے سنیں۔

صوبائی اسمبلی کے تیسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ

محترمہ قائمقام سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! آج مجھے یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ میں موجودہ حکومت کے تیسرے پارلیمانی سال کے اختتام پر اس اسمبلی کی کارکردگی آپ کے سامنے پیش کروں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ اسمبلی اپنا تیسرا پارلیمانی سال اٹھائیس مئی کو پورا کر رہی ہے، میں آپ سب کو تیسرا سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ساتھ ہی موجودہ اسمبلی کے تیسرے سال کی کارکردگی سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں۔ اس سال اسمبلی کے موجودہ اجلاس سمیت تین اجلاس منعقد کئے اور آج تک 102 یعنی ایک سو دو دن مکمل کئے جو کہ آئین کی روح کے عین مطابق ہے۔ حکومتی کارکردگی قانون سازی سے جانچی جاتی ہے اور اسمبلی کو بھی قوانین چاہے بل کی شکل میں ہوں یا آرڈیننس کی شکل میں ہوں، ایوان کے سامنے پیش کرنا ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کی آگاہی کیلئے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ موجودہ پارلیمانی سال میں اسمبلی کو 29 بلز اور آرڈیننس موصول ہوئے جن میں سے 26 مئی تک 24 بلز پاس کئے گئے، تین بلز کمیٹی کے حوالے کئے گئے اور دو بلز سلیکٹ کمیٹیوں کے زیر غور ہیں۔ اس کے علاوہ پندرہ پرائیویٹ ممبر بل موصول ہوئے ہیں جن میں سے تین بل پاس کئے گئے ہیں، چار اسمبلی میں پیش کئے گئے ہیں اور پانچ محرکین

کو قواعد وضوابط کے مطابق واپس کئے گئے۔ مذکورہ قوانین میں جو قانون سازی اہمیت کی حامل ہے، ان میں چیدہ چیدہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں، جن میں نمبر 1۔ احتساب کمیشن ایکٹ 2015، نمبر 2۔ للسائل والمحروم فاؤنڈیشن بل 2015، نمبر 3۔ جرنلسٹ ویلفیئر انڈومنٹ بل 2015، نمبر 4 بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ بل 2015، نمبر 5، Antiquities Bill 2016، نمبر 6 میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارم بل 2016، نمبر 7 ہیلتھ فاؤنڈیشن بل 2016، نمبر 8 چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بل 2016 شامل ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ موجودہ اسمبلی نے قانون سازی میں قابل فخر حد تک کام کیا اور مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اسمبلی نے قانون سازی میں سینچری مکمل کر لی ہے جس پر میں تمام اسمبلی ممبران کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس سال 1112 یعنی ایک ہزار ایک سو بارہ سوالات موصول ہوئے جن میں سے 965 منظور کئے گئے، یعنی نو سو پینسٹھ منظور کئے گئے جبکہ 247 دو سو سینتالیس توجہ دلاؤ نوٹسز موصول ہوئے جن میں سے تینتیس پر متعلقہ وزراء نے حکومتی مؤقف بیان کیا۔ اکسٹھ یعنی 61 تحاریک التواء موصول ہوئی ہیں جن میں سے چار پر تفصیلی بحث کی گئی۔ قائمہ اور دیگر کمیٹیوں کی کل 127 مجالس منعقد کی گئی ہیں جن میں کئی قوانین اور دیگر امور نمٹائے گئے ہیں۔ اس موقع پر ممبران اسمبلی کی محنت اور کوششوں کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہو گی کیونکہ اسمبلی اجلاس کو چلانے میں ممبران جس دلجوئی سے سوالات، قرار دادیں، تحاریک التواء اور توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کرتے ہیں اور جس انداز سے وہ عوامی شکایات کے حل کیلئے کوشاں رہتے ہیں، میں ان کی کاؤشوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس موقع پر یہ بھی واضح کرتی چلوں کہ بہت سے ممبران اسمبلی اپنے بزنس کو ایجنڈے پر لانے کا اصرار کرتے ہیں لیکن بعض اوقات بوجہ قانونی مجبوری کے ان کو وقت نہیں دے پاتے، پھر بھی ان کی طرف سے تعاون کی شکر گزار ہوں۔ موجودہ اسمبلی میں سب سے زیادہ سوالات پیش کرنے میں محترمہ ثوبیہ شاہد، And I will say Uzma Khan as well کی کاوشوں کو سراہتی ہوں، عظمیٰ، Sorry ثوبیہ جنہوں نے 112 یعنی ایک سو بارہ سوالات جمع کروائے، میں تمام خواتین اراکین اسمبلی کو قانون سازی کے عمل میں حصہ لینے پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں، (تالیاں) تھینک یو، جو دوسروں کیلئے مشعل راہ ہیں، مجھے امید ہے کہ دیگر ممبران اسمبلی بھی آنے والے وقتوں میں اسمبلی کارروائی میں بھرپور حصہ لیں گے اور اپنا قومی فریضہ ادا کریں گے۔ میں صوبائی اسمبلی کے

جملہ ملازمین کی انتھک محنت اور کاوشوں کو بھی سراہتی ہوں کہ ان کا تعاون جو اراکین اسمبلی اور ہمیں میسر ہے، ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں ان تمام اداروں، خصوصاً پولیس، سیکورٹی ایجنسیاں اور خاصکر صحافی برادران، You people as well کی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اسمبلی کے دوران ڈیوٹی سرانجام دی اور ان کے تعاون سے ہم اجلاس کو بہتر انداز میں چلانے کے قابل ہوئے۔ بہت شکریہ۔

Now we are going to agenda item No. 8 and 9 because Shahram is going for an urgent meeting. Honourable Senior Minister for Health, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 in the House.-----

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میڈم سپیکر!-----

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}</u>: نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب! پلیز۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا اپوائنٹمنٹ آف 'گاوی' ایمپلائز مجریہ 2016)

<u>Mr. Shahram Khan Senior Minister (Health)</u>: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 may be taken into consideration at once, please.

<u>Madam Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Now the stage for consideration, Mr. Muhammad Ali, MPA, to please move amendment on behalf of all the movers in the Bill, Mr. Muhammad Ali, please.

<u>جناب محمد علی</u>: شکریہ، میڈم سپیکر۔ اس میں نگہت اورکزئی صاحبہ اور محمد علی، زرین گل صاحب، شوکت علی یوسفزئی صاحب، ان کی امنڈمنٹس آئی تھیں، میں ان تینوں کے Behalf پہ زرین گل صاحب بھی ہیں اور نگہت اورکزئی صاحبہ، شوکت یوسفزئی صاحب بھی، ان کے Behalf پہ میں اس کو Present کرنے، امنڈمنٹس جو ہیں، ہاؤس کو میں Present کرنا چاہتا ہوں:

This Act may be called the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI, JICA Adhoc and Contract Employees Act, 2016. Additions of two new definitions as bellow and an additional paragraph ‘h’ as under ‘aa’ Contract /Adhoc employees mean employees appointed by the Health department during the period from 01-08-2013 to 01-05-2016, provided that these employees will include employees appointed as Medical Officers/Woman Medical Officers and Nurses (Male/Female). (ee) JICA employees means the employees of the Project Strenghthing Routine Immunization SRI JICA funded, appointed by the Government on contract basis during the period from June, 2012 to 30th June, 2016. In paragraph (h) of sub-clause (1) of Clause 2 after the word ‘Khyber Pakhtunkhwa’ the words ‘and Project Strengthening Routine Immunization SRI JICA funded’ may be added.

Madam Acting Speaker: Shahram Khan, your views regarding that.

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے and I agree with them، ٹھیک ہے جی۔

Madam Acting Speaker: Gul! You have some amendments.
تاسو به څه وایئ، زرین گل صاحب؟

جناب زرین گل: ډیره شکریه، میډم سپیکر۔ مونږ د محمد علی چې کوم امنډمنټس پیش کړل، د دې سره مونږ متفق یو او زه، شاه حسین خان، جعفر شاه او نوابزاده ولی محمد، فخر اعظم کوم چې دغه وه، هغه دومره Comprehensive نه وه، دا Comprehensive دے، مونږ دې سره اتفاق لرو، خپل Withdraw کوؤ۔

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that the joint amendments, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. All amendments are adopted and stand part of the Bill and all Clauses duly amended stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill. Passage Stage: Honourable Senior Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 may be passed. Honourable Minister Sahib.

سینیئر وزیر (صحت): میڈم سپیکر! Before I present. I would say اس میں کوئی اور بھی امنڈ منٹس ہیں جو محمد علی صاحب کی طرف سے ہیں، اگر وہ بھی I don't know کہ وہ Add کر دی گئیں کہ نہیں؟ انہوں نے پوری Readout نہیں کی، اگر وہ یہ Readout کرنا چاہیں تو اس کے بعد میں Present کر لیتا ہوں۔

محترمہ قائمقام سپیکر: محمد علی! آپ چیک کریں کیونکہ آپ نے ان کی بھی ساری امنڈ منٹس خود لی تھیں۔
Can you please let him speak, Muhammad Ali! Yes

جناب محمد علی: اس میں امنڈ منٹ جو میں لایا تھا، یہ کلاز (3A) کا:

3A. Appointment of JICA Employees.---Notwithstanding anything contained in the law or rules, all JICA employees who were holding project post till June, 2015, shall be appointed to posts on regular basis and shall be deemed to have been so validly appointed to such posts on the commencement of this Act:

Provided that those JICA employees, who fulfill the criteria initially advertised for a project post against which they recruited, but not the enhance qualification of the post duly upgraded by the Government of the same service or cadre in the Department, shall be appointed on regular basis in the Basic pay scale of the post as initially advertise, till such time the JICA employees enhance their qualification required for the upgraded post in the same service or cadre in the department:

Provided further that those JICA employees in basic Pay Scale 6 and below, who are appointed on regular basis under this Act, their further posting would be on the strength of Director General, Health Services, Khyber Pakhtunkhwa.

3B. Appointment of Medical Officers.---Notwithstanding anything contained in the law or rules, all Medical Officers/Woman Medical Officers who were holding Adhoc posts /contract posts on 1st May, 2016, shall be appointed to posts on regular basis and shall be deemed to have been so validly appointed to such posts on the commencement of this Act.

3C. Appointment of Nurses.---Notwithstanding anything contained in the law or rules, Charge Nurses (Male/Female) who were holding Adhoc posts/contract on 1st May 2016, shall be appointed to posts on regular basis and shall be deemed to have

been so validly appointed to such posts on the commencement of this Act. Addition of sub clauses (3), (4) and (5) in sub clause (2) of Clause 5.

(3) The JICA employees who are appointed under this Act shall rank junior to all other employees, belonging to the same service or cadre, as the case may be, who are in service on regular basis on the commencement of this Act, and shall also rank junior to such other person, if any, who, in pursuance of the recommendation of the commission or the departmental selection committee made before, the commencement of this Act, or to be appointed to the respective services or cadre, irrespective of their actual date of appointment. The seniority inter-se of the JICA employee, who is appointed under this Act within the same service or cadre, shall be determined on the basis of officiation in such service or cadre:

Provided that if the date of continuous officiation in the case of two or more JICA employee in the same, the JICA employees older in age shall rank senior to the younger JICA employees.

(4) The Medical Officers/Woman Medical Officers who are appointed under this Act shall rank junior to all other employees, belonging to same service or cadre, as the case may be, who are in service on regular basis on the commencement of this Act, and shall also rank junior to such other person, if any, who, in pursuance of the recommendation of the commission or the departmental selection committee made before, the commencement of this Act, or to be appointed to the respective services or cadre, irrespective of their actual date of appointment. The seniority inter-se of the Medical Officers/Woman Medical Officers who are appointed under this Act within the same serve or cadre, shall be determined on the basis of officiation in such service or cadre.

Provided that if the date of continuous officiation in the case of two or more Medical Officers/Woman Medical Officers is the same, the Medical Officers/Woman Medical Officers older in age shall rank senior to the younger Medical Officers/Woman Medical Officers. In the last Clause (5) The Charge Nurses (Male/Female) who are appointed under this Act, shall rank junior to all other employees, belonging to the same service or cadre, as the case may be, who are in service on regular basis on the commencement of

this Act, and shall also rank junior to such other person, if any, who, in pursuance of the recommendation of the commission or the departmental selection committee made before, the commencement of this Act, or to be appointed to the respective services or cadre, irrespective of their actual date of appointment. The seniority inter-se of the Charge Nurses (Male/Female) who are appointed under this Act within the same service or care shall be determined on the basis of officiation in such service or cadre.

Provided that if the date of continuous officiation in the case of two or more Charge Nurses (Male/Female) is the same, the Charge Nurses (Male/Female) Officers older in age shall rank senior to the younger Charge Nurses (Male/Female).

Madam Acting Speaker: Have you finished all, Muhammad Ali?

Mr.Muhammad Ali: Yes.

Madam Acting Speaker: Okay. So Minister Sahib, what are your views about new amendments?

سینیئر وزیر(صحت): I agree with it ، دوئ چې څهPropose کړی دی، مونږ ته پرې څه ایشو نشته۔ ٹھیک شو جی۔

Madam Acting Speaker: Okay, thank you. So, now all the amendments, I have to ask the House again, the motion before the House is that all these amendments, moved by all the Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against the may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. All the amendments are adopted and stand part of the Bill and all Clauses duly amended stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا اپوائنٹمنٹ آف ’گاوی‘ ایمپلائز مجریہ 2016)

Madam Acting Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees, Bill, 2016 may be passed.

Senior Minister (Health): Thank you, Madam Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 may be passed, please.

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of GAVI Employees Bill, 2016 may be passed? Those who are in of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Madam Acting Speaker: Mehmood Jan has also requested so, Mr. Mehmood Jan Khan, Chairman, Standing Committee No. 12, on Health, to please move for the extension in period to present the report of the Committee in the House. Mehmood Jan Sahib.

Mr. Mehmood Jan: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Madam Speaker. I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of the Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 12, on Health Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Acting Speaker: Mr. Mehmood Jan, Chairman Standing Committee No. 12, on Health, to please present the report of the Committee.

Mr. Mehmood Jan: Thank you, Madam Speaker. I beg to present the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department, in the House.

Madam Acting Speaker: It stands presented.

Mr. Mehmood Jan: Thank you, Madam Speaker.

مسئلہ استحقاق

Madam Acting Speaker: 'Privilege Motions': Now we go to the usual agenda, rules 53 to 58 are relevant. Mr. Yaseen Khalil, MPA, to please move his privilege motion No. 100.

جناب یاسین خان خلیل: میډم سپیکر! ډیره مهربانی۔ میرے حلقہ نیابت پی کے 5 میں واقعہ خیبر میڈیکل کالج میں کلاس فور کی آسامیاں خالی تھیں جن پر وزیر صحت صاحب نے میرے حلقے کے دو مستحق نوجوانوں کو نوکریاں دینے کی سفارش کی لیکن کئی ماہ یہ نوجوان پرنسپل صاحب کے دفتر کے چکر لگاتے رہے۔ میں نے بھی کئی بار پرنسپل صاحب کو کہا کہ یہ آسامیاں خالی ہیں اوران نوجوانوں کو بھرتی کیا جائے۔ پرنسپل صاحب نے پہلے مجھے ایک ہفتے، پھر اس کے بعد دوسرے ہفتے میں آرڈر کرنے کا کہا لیکن کئی مہینے گزر گئے، آخر میں پرنسپل خیبر میڈیکل کالج اعجاز خٹک نے مجھے فون پر بتایا کہ وزیر صحت آپ کے سامنے فون پر بتاتا ہے کہ ان کا کام کردیں لیکن آپ کے جانے کے بعد مجھے کہتا ہے کہ ایم پی اے کا کام مت کریں اور منسٹر صاحب نے مجھے دو بندے بھیج دیئے تھے جن کو میں نے آرڈر دے دیئے ہیں اور آسامیاں پر ہو گئی ہیں، میں ایم پی اے وغیرہ کو نہیں مانتا، صرف منسٹر صاحب مجھے جو کہے گا وہ کروں گا اور مزید بدتمیزی کی جس کو بیان نہیں کر سکتا اور فون بند کر دیا۔ پرنسپل کے اس اقدام سے نہ صرف میرا، بلکہ میرے حلقے کے عوام کا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر کے پرنسپل کو تبدیل کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔ مہربانی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریه، میډم سپیکر۔ ډیر Interesting تحریک استقحاق دے۔ ایم پی اے گان صاحبان ټول محترم دی او ایم پی اے گانو صاحبانو ضرورتونه هم دی، حلقې نه پریشر هم وی، کلاس فور نوکرئ هم پکار دی۔ یو وائی ما له اوکړه بل وائی ما له اوکړه، مونږ سره هغه کار شویدے، وائی که شا کوم نو شا مې سوزی او مخ کوم، مخ مې سوزی، چې کوم پاتیږی هغه خفا کیږی، چې کوم کیږی هغه د آخرت په ډهیرئ کښینی، د هغوی مزې دی۔ اوس مونږ منسټران په دې نه پوهیږو چې څه اوکړو؟ بله خبره دا ده چې کلاس فور نوکرئ چې کومې دی، د دوئ په خپلو کښې انډر سټینډنګ وی او انډر سټینډنګ په بنیاد باندې که

هغه دوئ کوی نو مونږ ته څه ایشو نشته، بالکل مونږ ورته دا وئیلی وو، چې کال مو اوکړو، یاسین خان ناست دے، یاسین په مخکښې مې ورته وئیل چې جی دوئ له دا نوکرئ ورکړئ، دوئ پکښې دوه کسان شوی وو، بیا هغه نه کیدل۔ مخکښې اول هم د دوئ شوی وو، هغوی په هر څه Reason چې وو یا کیدې شی هغوی هائر کړیږ غوښتو، نه کیدو، هغوی هغه آرډر Implement نکړو۔ هغې کښې بل ایم پی اے صاحب، ممبر صاحب هغه وئیل چې زما د هم اوشی، مونږ هغوی له وینا اوکړه چې او دوئ له هم اوکړه او هغوی له هم اوکړه۔ بیا اخره کښې چې کله دغه کیدو چې پوستونه دوه دی، د دوئ په مخکښې ورته کال اوکړو چې یره چونکه د دوئ دغه دی، د دوئ مسئله ده، لهذا دوئ له Priority ورکړئ، دا زما Statement وو، دا زما خبره وه خو زه دا خبره کومه جی چې دا کارآسانول پکار دی خو دا کلاس فور هم این ټی ایس وې چې دا قصه هډو ختمه شی، (قہقہے) هډو بالکل به د کهاتې نه، په میرټ به راځی چې هر څوک کیږی، کیږی نو چې بې غمه شو۔ (شوراور قہقہے) دا هسې یو تجویز ورکوم، قهریږه مه، خیر دے۔ A Lighter note باندې، زه دغه نه کوم، بهر حال مونږ ته څه اعتراض نشته او چې د چا Right دے، هغه ته د ملاویږی، ما ته څه ایشو نشته۔

__محترمہ قائمقام سپیکر__: یاسین خلیل، پلیز۔

__جناب یاسین خان خلیل__: میډم! دا منسټر صاحب خبره اوکړه جی، بالکل دا دوه تنان مختلف ملګرو له ئے ډیر پوستونه وو، ډیر پوستونه وو، مختلف تنانو ته ئے اوکړل، دوه تنان وو چې ما د کلاس فور د Peon د پاره ورکړی وو، هغه د Peon په ځائې دوئ کنډیکټر واخستل، دواړه ئے کنډیکټر واخستل، زما هغه تنان چې وو زما د حلقې بیروزګاره تنان وو، هغوی وئیل چې مونږ دا نه کوؤ، هغه واپس شو، هغه دواړه پوستونه دوباره Vacant شو۔ زه منسټر صاحب له لاړم، ما وئیل تاسو دا دواړه پی۔ کے 5 ته ورکړی دی، دا دواړه خالی دی، هغه کنډیکټر تاسو اخستی دی، هغوی Peon غوښتو، نه کیږی؟ ما له نور غریب سړی دی دواړه هغه اوکړه، دوئ هغهRecommend کړل، د هغه تنانو جی Already آرډرونه شوی

وو، ویکنټ پوسټونه وو، پرنسپل ایډمټ کړی وو چې دا Vacant دی او ما ته ئے راکړی وو، ما په هغې Replace کړل، بل تنان مې واخستل۔ منسټر صاحب اوس بقول پرنسپل چې منسټر صاحب خپل تنان چې هغه آؤټ سائیډر دی، هغه د پیښور نه دی، زما د حلقې د چا په زمکو کښې چې دا کالج جوړ دے، دا یونیورسټی جوړه ده، د خلیل قام په زمکه کښې جوړ دے، هغوی ښه هټا کټا، ښه صحت مند نوجوانان، هغوی ته نوکری ورکړی چې دوه منتهو کښې لس روپۍ پرې لګی راځی او یو سړي د صوابۍ نه راځی، په تګ راتګ څومره لګی، دلته په Stay څومره روپۍ لګی، دلته په روټۍ څومره روپۍ لګی؟ (تالیاں) په نورو ځایونو نه لګی، نو زه خو جی یو جائز خبره کوم چې د هغې جواب ما ته نه ملاویږی نو جی دا خو بیا زیاتے دے چې د یو ایم پی اے دوه تنان نوکران کیږی نه، صرف منسټران به، یو منسټر به پاځی بل منسټر له به نوکریانې ورکوی او بل منسټر به راپاځی بل له به ورکوی، دا جی دا نا انصافی ده، میرټ پکار دے۔ مونږ تحریک انصاف پارټۍ سره یو، انصاف باندې به کار کیږی ګنی که هغه هر څوک وی، د هغوی خلاف به مونږ احتجاج هم کوؤ، دلته به آواز هم اوچتوؤ۔

<u>جناب محمود جان</u>: میډم سپیکر! میډم! زه یو خبره کوم میډم۔

(شور)

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: شہرام خان۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: جی دا دوه کسان د صوابۍ نه دی چې کوم باندې دوئ خبره کوی----

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: ما سره ډیر، Sorry، ما سره ډیره غټه ایجنډا ده چې چا کوئسچن کړے دے، هغه د، If you want تاسو کوئسچن راوړے شئ بیا۔ شهرام خان۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: دا د صوابۍ نه، د پیښور کسان دی، د پیښور په دغه باندې شوی دی یا شوی به وی، ما ته کنفرم نه دی چې کوم ما پرنسپل ته وئیلی دی۔ بل دا د پرنسپل Prerogative ده، دا د منسټر نه ده جی، مونږ خو دوئ سره Favour کوؤ، ټیلیفون مو کړے وو، دا د هغه Prerogative ده او هغوی ګوری او رولز ریګولیشن مطابق هغوی کلاس فور کسان به بهرتی کوی چې کوم د هغې څه

Criteria ده,You said او د صوابۍ نه دی، د پیښور به وی که شوی وی نو د پیښور به شوی وی، اوس د دوئ خپلو کښې Understanding جوړ کړی-----

Madam Acting Speaker: Yaseen! What do you want?

سینیئر وزیر (صحت): ما ته هیڅ ایشو نشته، زه خو وایم چې د دې ځائې کسان د کیږی، ما ته هیڅ ایشو نشته۔

جناب یاسین خان خلیل: دا جی دیکښې تحقیقات پکار دی جی، بالکل لوکل نه دی شوی، پیښور کښې دا ناانصافیانې کیږی جی، په مختلف دغه کښې او ډیپارټمنټ کښې کیږی صرف په دې ځائې کښې نه، د پیښور کافی ځایونو کښې دا اوګورئ، زه دا وایم چې د پیښور تن ته دا Easy دے، نور خو کیږی هغه کلاس فور نه بره څومره وی، هغه خو مونږ په هغې باندې دغه نه کوؤ خو ما چې څنګه درته دغه کړو چې لوکل تنان وی، په سائیکل راشی هغه دوه ګهنټې-----

محترمه قائمقام سپیکر: دغه مونږ پوهه شو، Cut it short

جناب یاسین خان خلیل: او جی دغه ته راشی جی کمیټۍ ته ئے حواله کړی او دا پرنسپل چونکه ما، دیکښې وائی چې "میں آپ کو بیان نہیں کر سکتا جنہوں نے جو الفاظ استعمال کئے" دا زما تاسو لږ په دې غور اوکړئ، "مزید بد تمیزی کی جن کو بیان نہیں کر سکتا" نو بس اوکړئ چې دے د فوراً دې پوسټ نه اخوا کړے شی جی، هغه کمیټۍ ته خو زه ریکویسټ کوم چې لاړ شی چې دا د دې پوسټ نه اخوا شی، دے څه دومره غټ سړے خو نه دے چې د ایم پی اے بې عزتی کوی۔

محترمه قائمقام سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): جی زه به، چونکه دا د ایم آئی ټی Under راځی، د هغوی د بورډ آف ګورنرز چیئرمین چې کوم دے، د هغوی سره به زه بالکل خبره اوکړم، د دوئ دا خبره چې کومه ده، دا زه وژنم نه چې یره دا زه Kill کوم او دې سره زه څه بل طرف ته ئے بوځم، د دوئ Prerogative ده، یو Understanding دے چې د پیښور خلق د پیښور کښې بهرتی کیږی، ما ته جی هیڅ اعتراض نشته او بالکل د کیږی لوکل خلق دی، کلاس فور وی چې لوکل ځی راځی نو زیاته اسانتیا وی نو زه هغې کښې چې کوم دے نو دوئ سره اتفاق کوم چې د پیښور سړے د پیښور

کښنې بهرتی کیږی، بهرحال دوئ چې څنګه وائی د پرنسپل د اخوا کیدو، بورډ آف ګورنرز ته به مونږ چې کوم دے نو د هغوی مطابق لیټر اوکړو ان شاء الله جی، دا زما دوئ سره کمټمنټ دے۔

محترمه قائمقام سپیکر: یاسین ټهیک ده؟

جناب یاسین خان خلیل: نه جی کمیټئ ته خو حواله کړئ کنه، استحقاق کمیټئ ته خو ئے حواله کړئ کنه، هغوی خو په دې اعتراض پکار نه دے چې استحقاق کمیټئ ته لاړ شی، هلته استحقاق کمیټئ ته ډیر سوالونه تلی دی څو کالو نه چلی۔۔۔۔

محترمه قائمقام سپیکر: شهرام۔

جناب یاسین خان خلیل: هغې کښې مونږ اوسه پورې چا ته هم سزا ورنکړه خو پته خو به اولګی چې څه چل دے ؟

سینئر وزیر (صحت): محترمه میډم سپیکر صاحبه! ما ورته اووئیل چې د دوئ Right دے، مونږ دوئ سره رولز ریګولیشنز وی خو In principle دې سره Agree کوؤ چې د پیښور سره د پیښور کښې کیږی، تلو راتلو کښې اسان وی، تنخواه وی یا دغه چې وی، باقی پاتې شو د پرنسپل د اخوا کیدو یا د دغه خبره کوی، هغه به مونږ بورډ آف ګورنرز ته چې کوم دے نو هغوی ته لیټر اوکړو، چونکه په اسمبلئ کښې دا ایشو ډسکس شوې وه، دا دا کار شوے دے، لهذا په دې باندې جی لږ تاسو Proceedings اوکړئ نو مونږ ته په هغې باندې څه ایشو نشته نو I hope دیکښې د دغه څه مسئله نشته ده جی۔

محترمه قائمقام سپیکر: یاسین! بس.Cut it short, please

جناب یاسین خان خلیل: دا استحقاق کمیټئ ته ئے ریفر کړئ کنه جی، دیکښې څه خبره ده؟ څه ټهیک ده بدلوی ئے نه، هغه بورډ آف ګورنر کوی، ټهیک ده خو استحقاق کمیټئ ته دا بوځئ، هلته به ئے پته اولګی۔

سینئر وزیر (صحت): زما نه دے خیال چې د استحقاق کمیټئ ته ئے ضرورت شته دے۔۔۔۔۔

جناب یاسین خان خلیل: یره جي یو استحقاق مجروح شوے دے د ایم پي اے کنه او خپل Colleagues زما دلته ټول ناست دی، سبا به د بل بې عزتی کیږی، د بل به کیږی نو مونږ چې استحقاق کمیټۍ ته هم نشو تلے، ایم پي اے نور څه کولې شی؟

Madam Acting Speaker: Yaseen Khalil! What Shahram Khan is saying چې دا Because د BOGs under دے نو هغې کبنېBOGs ته۔۔۔۔۔

جناب یاسین خان خلیل: هغه خو ټهیک ده کنه جی، هغه زما دوه کوئسچنز دی کنه، یو دا دے چې ټرانسفر ئے کړئ، هغه دے وائی چې نشم ئے ټرانسفر کولې نو استحقاق کمیټی خو د دې هاؤس کار دے، استحقاق کمیټۍ ته ئے۔۔۔۔۔

محترمہ قائمقام سپیکر: نه نه، نه، شهرام خان د دې نه علاوه دا هم اووئېل چې زه ئے پخپله لږ Investigate کړم BOGs سره او پرنسپل سره تا به شهرام خان پرنسپل سره او BOGs که ته Satisfied نه ئے نو۔۔۔۔۔

جناب یاسین خان خلیل: میډم! استحقاق کمیټۍ ته ئے حواله کړئ ګنی نو د هاؤس رائے واخلئ، استحقاق کمیټۍ ته ئے حواله کړئ، هغې کبنې به پته اولګی، دا خو جی مطلب دا دے چې مونږ یو استحقاق راوړے دے او ما ته ځان هم ښه نه ښکاری چې زه دا دلته پیش کومه۔

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: شہرام خان۔

جناب محمود احمد خان: میډم صاحبه! دا خو استحقاق۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (صحت): ما ته هیڅ، (مداخلت) بیټهنی صاحب! یو سیکنډ، ما ته هیڅ اعتراض نشته که استحقاق کمیټۍ ته ئے لیږی که بلې کمیټۍ ته ئے لیږی، که بلې ته ئے لیږی۔ (تالیاں) که چرته ئے لیږی، هغه د دوئ خوښه ده خو چې څه پروسیجر دے، څه طریقه کار دے، بهرحال ایم پي اے دے، ما ورته خبره اوکړه، زه د دې خبرې سره چې کوم دے نو د دوئ د فائدې د پاره خبره کوم، زه ذاتی فائدې له خو خبره نه کوم، بهرحال عاطف خان څه وئیل غواړی میډم سپیکر! که یو منټ د اجازت ورکړو۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: نو عاطف خان ، تا تہ ما ټائم درکړو I have to give time to opposition.

<u>جناب محمد عاطف(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: یو منټ، یو منټ مو کہ ما لہ را کړو۔

<u>Madam Acting Speaker:</u> Then I will have to do. One minute to opposition.

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: خیر دے جی، بل چا لہ ئے هم ورکړئ۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: اوکے۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: زہ میډم! ډیرہ عجیبه غوندې خبرہ دہ، غټه هم دہ، وړہ هم دہ، دا ګورئ د دې ایم پی ایز دا چې کوم د دې کلاس فور د نوکرو دا مسئله دہ، د دې د وجې تاسو اوګورئ د ټولو ایم پی اے ګانو د یو بل سرہ مسئلې دی، د منسټرانو سرہ ئے مسئلې دی، دا اسمبلی دې د پارہ دہ چې دیکښې د غټې غټې خبرې کیږی، غټ ډسکشن کیږی نو لکه دا ډیرہ د افسوس خبرہ دہ چې صرف په دې دغه (شور) زما یو خبرہ واورئ، زما یو ریکویسټ دے، زما ریکویسټ دا دے چې دې له څه طریقه داسې جوړہ کړئ چې په هغې کښې بیا دا خبرہ نه وی چې دا زما اوشو او دا د دہ اوشو، هسې پرې یو بل سرہ خفګانونه جوړیږی، یو بل سرہ، دا قانوناً حق هم د هغوی دے، دا قانوناً حق هم د هغوی دے او که چا یو دوہ سیوا اوکړل یا یو دوہ ئے کم اوکړل نو په دې باندې نه څوک الیکشنې ګټی او نه څوک الیکشنې بائیلی، هسې پرې د خلقو یو بل سرہ----

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: میڈم سپیکر! یہ جو باتیں کر رہا ہے----

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: یو منټ، یو منټ، زہ خبرې اوکړم، تاسو بیا اووایئ۔

<u>Madam Acting Speaker:</u> Let him finish, please; let him finish

کنه هغه خبرې کوی۔Carry on, carry on, Atif!۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: تاسو دې له که فرض کړہ څه کمیټی جوړوئ، دې له کمیټی یو جوړہ کړئ چې دې له څه طریقه کار جوړ شی چې د خلقو پرې یو بل سرہ دا اختلاف نه راځی، ګورئ جی دا اوس دې خبرې ته اوګورئ چې یا کلاس فور بهرتی شو یا بهرتی نه شو، پرنسپل ټرانسفر کیږی، سینیئر سرے ایم پی اے وائی

زما بې عزتي کيږی نو که د هغه بې عزتي کيږی نو هم بده خبره ده، که په دې کهاته کښې د پرنسپل ټرانسفر کيږی نو هم بده خبره ده، زه خو د ځان د پاره څه نه وايم، ما ته اوښايئ، ما د چا په حلقه کښې څوک کړی دی؟ زه خو د ټولو د عزت د پاره وايم چې ستاسو هم د عزت خبره ده، د ټولو د عزت خبره ده، يو طريقه کار ورله جوړ شی چې د خلقو پرې يو بل سره مسئلې نه راځی او بې عزتي نه کيږی، صرف زما دا ريکويسټ دے۔

(شور)

<u>محترمہ قائمقام سپیکر:</u> میں لاء منسٹر، Law Minister is present or not? Imtiaz Qureshi, سیکرٹری صاحب! ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ کلاس فور کے اس کو۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

<u>جناب محمود احمد خان:</u> نہیں نہیں، میڈم۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> میڈم سپیکر! کیوں نااس کو کمیٹی میں۔۔۔۔۔

<u>جناب محمود جان:</u> کميټئ ته ئے ريفر کړه۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Madam Acting Speaker:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion No. 100, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Acting Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

(Applause)

تحاریک التواء

<u>Madam Acting Speaker:</u> ‘Adjournment Motions’: This is item No. 5. Mr. Muhammad Asmatullah, MPA, to please move his adjournment motion No. 198, in the House, please. Asmatullah, please.

جناب محمد عصمت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اسمبلی کی معمول کی کارروائی کو روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی جائے اور وہ یہ کہ مورخہ 18-02-2016 کو پٹن کمیٹی کا متفقہ فیصلہ ہوا کہ تحصیل پالس کے لوگوں کا داخلہ پٹن پر مکمل بند ہے اور یہ فیصلہ سوشل میڈیا پر آیا تھا، میں نے پرنٹ نکالا ہے، میرے پاس موجود ہے اور اس کے بعد 19 کو جمعہ کے دن پٹن کی جتنی مساجد میں جمعہ کی نماز ہو رہی تھی، وہاں علماء نے فتویٰ کے طور پر پٹن کمیٹی کے اس فیصلے کی توثیق کی اور 20 تاریخ سے ساٹھ ستر آدمیوں نے ڈنڈا بردار ہو کر پالس پل کے پاس کھڑے ہو کر عملی طور پر پالس والوں کو مکمل طور پر بند کیا، حتیٰ کہ سکول اور کالج کے بچے بھی تھے، ان کو واپس کر دیا گیا اور مریضوں کو جو ایبٹ آباد لا رہے تھے۔ ان کو بھی واپس کر دیا گیا۔ اسی اثنا میں ایک فوجی کیپٹن کی مداخلت پر سکول اور کالج کے بچوں کو اجازت مل گئی لیکن اسی اثنا کئی مریض جس میں ایک بچی بھی شامل ہے جو کہ عبدالقیوم کی بیٹی ہے اور کچھ اور لوگ بروقت ہسپتال نہ پہنچنے کی وجہ سے دم بھی توڑ گئے، بالآخر پھر فوج کی مداخلت پر ہمیں پولیس کی نگرانی میں سکواڈ کے ذریعے محدود آمد و رفت KKH تک کی اجازت مل گئی اور کئی مہینے اس طرح چلتا رہا۔ گزشتہ روز 20 تاریخ کو پھر پٹن کے مشتعل افراد نے پہلے موٹر کار جو کہ بن یاسیر ڈرائیور چلا رہا تھا، پتھراؤ کر کے اس کے شیشے توڑ دیئے گئے اور بعد میں پالس کی طرف سے آنے والی جیپ پر جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے پر سنگ باری کر کے کئی افراد کو زخمی کر دیا گیا، ان میں ایک یہ سلمہ بی بی چھوٹی سی بچی بھی شامل ہے، اس کے کان پر بھی پتھر لگا ہے، زخمی ہو گئی ہے اور ہاتھ بھی توڑا گیا ہے اور دو مرد جس میں یہ، اس وین کا بھی تصویر موجود ہے جو پولیس کے وین میں پڑے ہوئے تھے اور دو عدد عورتیں تھیں، انہوں نے میڈیکل کے ڈر کی وجہ سے اپنی رپورٹ درج نہیں کرائی، پھر اس کے بعد اسی تھانہ پٹن میں پالس کے تین عدد پولیس والے، ایک کا نام غلام اللہ تھا، ایک کا نام صدیق تھا اور ایک نذیر سپاہی، یہ صرف اس وجہ سے تھانے کے اندر اور پھر ایک اوپر سے یہ جیل والوں کو لا رہا تھا عدالت کیلئے، وہاں عدالت کے اندر اس کا ویڈیو بھی موجود ہے، ان کو مارا، ان کی وردیاں پھاڑ دی گئیں، ان کی دو موٹر سائیکلیں بھی توڑ دی گئیں اور صرف اور صرف ان کا گناہ یہ تھا کہ ان کا تعلق پالس سے ہے۔ یہ پھر سرکاری روڈ جو کہ پالس سے ملاتا ہے، مکمل بند کر دیا اور اب پولیس والے بھی پالس والوں کو بحفاظت سرکاری روڈ پر گزارنے سے انکاری ہیں۔ اس تمام صورتحال سے پیدا

شدہ تناؤ میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے جس سے کوہستان میں امن و امان کی صورتحال انتہائی خراب ہونے کا اندیشہ ہے جو کہ بعد میں صوبائی حکومت کے کنٹرول میں بھی نہیں ہوگی، لہذا اس تمام صورتحال پر بحث کی اجازت دی جائے اور پالس کے باشندوں کو اپنا آئینی حق دیا جائے کیونکہ جناب سپیکر! آپ کو بخوبی علم ہے کہ آئین کا آرٹیکل 15، آئین کا آرٹیکل 16، آئین کا آرٹیکل 9، آئین کا آرٹیکل 4، آئین کا آرٹیکل 28، یہ سب آرٹیکلز یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے ہر شہری کو پبلک مقامات اور سرکاری مقامات پر آزادنہ نقل و حرکت، اس کا بنیادی حق ہے اور اسی وجہ سے جب عمران خان صاحب یہ دھرنا کے لوگ لارہے تھے، کنٹینر رکھے گئے، عدالتی فیصلہ بھی یہ آیا ہے کہ یہ ان پبلک مقامات پر رفت و آمد سرکاری مقامات پر روڈوں پر رفت و آمد یہ حق ہے ان کا اور آج میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میں ہاؤس کے سامنے یہ باتیں جو کر رہا ہوں تو اس صوبے کے سب سے زیادہ بااختیار قابل احترام چیف منسٹر صاحب بھی موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بتاؤں کہ یہ مسئلہ عام حالات سے ہٹ کر ہے، یہ پٹن کمیٹی جو بنی ہے، یہ چار یونین کونسلوں کے لوگ ہیں اور اس میں یہ کوئی دس بارہ ہزار افراد ہیں یہ جو فیصلے کرتے ہیں، یہ ریاست کے اندر ریاست قائم کرنے کے مترادف ہے اور اس سے بھی بڑھ کر جو انتہائی تشویش ناک خبر ہے، جو میں کہنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اس کیلئے ہمارے ایک کیبنٹ ممبر کی پشت پناہی حاصل ہے اور اسی وجہ سے میں یہ بات چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اس ہاؤس کی وساطت سے کہ وہاں سے جب یہ پوچھتے ہیں اوپر سے تو اس کی وجہ سے جو بھی ہمارے سرکاری پولیس والے ہیں اور اسی طرح سرکاری دوسرے لوگ ہیں اور ہمارا تو پالس کا AC ان کا چچا زاد بھائی ہے، کئی دفعہ ہم کہہ بھی چکے ہیں کہ اس کو یہاں سے تبدیل کیا جائے تو ہمارے لئے تو مسئلہ ہے کہ "لور هم د کوره او ځوم هم د کوره" تو اس قسم کی صورتحال ہے تو ان حالات میں اور یہاں تک جناب سپیکر! تو یہ امن و امان کا مسئلہ ہے اور یہ حکومت کا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، یہ صوبائی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ اس مسئلے کو فوری اور بلا امتیاز سیاسی وابستگی سے حل کرے ورنہ پیدا شدہ صورتحال میں مزید شدت آئے گی جو کسی طور پر کوہستان اور حکومت کے مفاد میں نہیں ہے۔ لہذا اس ہاؤس کی وساطت سے میں صوبائی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یا تو اپنے کیبنٹ ممبر، حکومتی رکن کو پشت پناہی سے روکے اور یا پھر فارسٹ والوں کی جان مال اور آبرو و عزت کی حفاظت فوج کے

حوالے کرے ورنہ حالات انتہائی سنگین ہیں میڈم سپیکر! اور یہاں تک آخر میں میں جو بات بتانا چاہتا ہوں، وہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب صاحب گل جناب وزیر اعلیٰ سے بات کر رہے تھے)

محترمہ قائمقام سپیکر: صاحب گل، صاحب گل، پلیز چیف منسٹر کو چھوڑیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: کہ ابھی بذات خود مجھے بھی Threat ہے، مجھے بھی Threat ہے اور یہ کہاں سے اتنی قوت آئی، تو یہ میں انتہائی ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یا تو یہ اسلئے تو نہیں ہے کہ ایک ممبر حکومت میں ہے تو وہ وہاں کی پوری اس انتظامیہ کو، پولیس والوں کو یرغمال بنائے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عصمت اللہ صاحب! بس آپ کی بات سمجھ آگئی ہے، بالکل۔

جناب محمد عصمت اللہ: آخری بات، یہ تمام واقعات جو پولیس کی موجودگی میں ہوئے ہیں، میں پولیس کے، پولیس والوں نے۔۔۔۔۔

محترمہ قائمقام سپیکر: ہم بالکل سمجھ گئے ہیں، ہاؤس بھی سمجھ گیا ہے، ہم سمجھ گئے ہیں، Imtiaz Qureshi! please answer the question. امتیاز قریشی! آپ جواب دیں، امتیاز قریشی صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! مولانا عصمت اللہ صاحب جو ایڈجرنمنٹ موشن لیکر آئے ہیں، No doubt کہ یہ Sensitive issue ہے اور اس میں باوجود اس کے کہ ڈپٹی کمشنر، لوکل پولیس انتظامیہ، ساری ایڈمنسٹریشن اس معاملے میں سنجیدگی سے کام لے رہی ہے اور وہاں کے لوکل Elders اور علاقہ کے مشران کے ساتھ باقاعدہ کئی جرگے بھی Hold کر چکے ہیں اور اس وقت یہ روڈ آمدورفت کیلئے کھل گیا ہے اور اللہ کے فضل سے صوبائی حکومت بالکل متحرک ہے اور اس میں گہری دلچسپی لے رہی ہے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، پھر بھی اگر مولانا صاحب اس پر یہ اصرار کرتے ہیں کہ یہ باقاعدہ بحث کیلئے منظور کیا جائے تو بیشک چلا جائے، اس پر باقاعدہ بحث بھی ہو جائے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عصمت اللہ صاحب! وہ کہتے ہیں، یہ روڈ اب کھل گیا ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: میڈم سپیکر! اس پر بحث کی جائے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: امتیاز قریشی صاحب، یہ ذرا آپ دوبارہ کہیں کہ یہ Satisfied ہوں، He is not satisfied. ان کو Satisfied کریں آپ۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر، میں نے تفصیلاً بات کی ہے کہ اس میں صوبائی حکومت مکمل طور پر متحرک ہے، اس میں گہری دلچسپی لے رہی ہے، ڈی سی متعلقہ اور انتظامیہ ان کے Elders کے ساتھ باقاعدہ جرگے کر چکی ہے اور اس وقت روڈ پر آمد ورفت جاری ہے، اس کے باوجود بھی اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ پر اپر اس پر بحث ہو تو بالکل ہم اس کیلئے تیار ہیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: میڈم! اس پر تفصیل سے بحث کی جائے۔

Madam Acting Speaker: Okay, do you agree Imtiaz Quresh?
Minister for Law: Yes.
Madam Acting Speaker: Okay, this is admitted for detailed discussion, okay, please.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Acting Speaker: Item No. 6, 'Call Attention Notices': Ms. Rashida Rifat, MPA, to please move her call attention notice No. 830, in the House. Please, Rashida Rifat Bibi.

محترمہ راشدہ رفعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ ایک ہفتے سے اخبارات میں خبریں آرہی ہیں، ٹیکسٹ بک بورڈ خیبر پختونخوا کے معاملات کو صوبائی محکمہ تعلیم نے برطانوی این جی اوز کے حوالے کر دیا ہے اور وہ بڑے زور و شور کے ساتھ اس ادارے کے تمام کاموں میں مداخلت کر رہے ہیں، اگر اس طرح ہو رہا ہے تو انتہائی غلط کام ہے اسلئے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ درسی کتب کے مرتب کرنے اور اسے پھیلانے والا ایک اہم ادارہ ہے، اسے غیروں کے ہاتھوں میں دینا قومی خودکشی کے مترادف ہے۔ میڈم سپیکر! یہ ایک اہم اور بڑا حساس معاملہ ہے اور کوئی بھی قوم اس طرح کی خودکشیاں نہیں کرتی جو بھی غیر ملکی این جی اوز کہیں کی ہوں، مغرب کی ہو، مشرق کی ہو، شمال جنوب کہیں کی بھی ہو، وہ آپ کے معاملات کو، آپ کے اداروں کو، اپ کے کلچر کو، آپ کے روایات کو بالکل نہیں سمجھ سکتیں، وہ اپنی طرف سے ہو سکتا ہے بہت بہتر ایک پالیسی دیں آپ کو، لیکن وہ آپ کے قومی تقاضوں کے ہم آہنگ نہیں ہوگی اور یہی ایسا ہوتا

چلا آرہاہے ایک عرصے سے، اسی لیے ابھی صورتحال یہ ہے کہ ہمیں بالکل یہ بات پتہ نہیں ہے کہ ہمارے بزرگ، کس طرح کے تھے، قومی ہیروز کون تھے؟ نبی ﷺ کی پہچان اس طرح نہیں رہی، ہمارے جو قومی ہیروز تھے۔ ان کی بات اس طرح سے نہیں آتی جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے سے پڑھا کرتے تھے، قائداعظم کے بارے میں، علامہ اقبال کے بارے میں اور باقی بھی جو ہمارے ہیروز ہیں، ان کے بارے میں، کوئی چیز ہمارے نصاب میں موجود نہیں ہے، اسلامیات کی وہ والی سورتیں جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پورا قرآن تو نہیں لیکن کچھ حصہ ایسا ہے جو ہمارے کردار کو بناتا ہے، ہماری سیرت کو بناتا ہے، وہ بھی اب نصاب میں اس طرح سے نہیں ہے، اس کی جگہ اور دوسری طرح کے ہیروز، جو ان کے مطابق ہیں۔ اسی طرح میڈم سپیکر! یہ چوبیس سال تک مشرقی پاکستان تھا جو اب بنگلہ دیش کہلاتا ہے اور ہمارے اس وقت کے جو نوجوان ہیں، ان کو یہ بات نہیں پتہ، کہ وہ کیسے تھا، کیوں تھا؟ حیران ہو کر دیکھتے ہیں، اگر وہاں پر بہت محب وطن پاکستانیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے، تب بھی ان کو کچھ فرق نہیں پڑتا اس لیے کہ ان کو پتہ ہی نہیں ہے اس بات کا، اگر آپ کے نصاب میں یہ بات ہوتی کہ یہ پاکستان کا حصہ تھا، کس طرح چلا گیا، کیا سازشیں ہوئی ہیں اور کیوں ہم بحیثیت قوم پاکستان کو اکٹھا نہیں کر سکتے، کر کے نہیں رکھ سکتے، آخر کونسی وجوہات ہیں؟ یہ والی بات اسلئے ہے کہ ہمارا تعلیمی نصاب ہمارے مطابق نہیں ہے، اگر تعلیم میں وہ چیز موجود ہوتی کہ جس سے آپ کی ایک سیرت بنتی، کردار بنتا تو ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ میڈم! میں تو پوچھنا یہ چاہ رہی ہوں کہ کیا ہمارے ہاں کچھ کمی ہے، کیا ذہن نہیں ہیں ایسے جو یہ کام کر سکیں، کیا صلاحیت نہیں ہے، کیا چیز نہیں ہے آخر؟ اور تو اور ہمارے ہاں تو بڑی اس طرح کی دولت بھی موجود ہے، بلوچستان بھرا ہوا ہے، ہمارے یہاں پر موجود ہے، بہت سی آپ کی یعنی جن کو سنہری چیزیں کہا جا سکتا ہے، سونے کی کان، فلاں فلاں، یہ تمام چیزیں ہیں۔۔۔۔۔۔

Madam Acting Speaker: Rashida Bibi, come to the call attention, please.

محترمہ راشدہ رفعت: اچھا، تو بس میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آخر یہ نصاب تو ایک بڑا اہم ہے، اس سے ہماری سیرت اور کردار بنتا ہے اور اگر ہم یہ نہیں، اس کو نازک اور حساس نہیں سمجھتے اور غیروں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں تو ہم قومی طور پر خودکشی کر رہے ہیں اور ہماری نسلیں اس طرح نہیں بنیں گی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عاطف صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ یقیناً ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ کسی کے ہاتھوں میں دینا، Curriculum کو یا اس طرح کی چیزوں کو لیکن ایک میں Surety دلاتا ہوں ان کو، یہ پہلے بھی سوال ہے، جہاں تک لوگوں کی Opinion کی بات ہے، لوگوں کی Opinions تو مختلف ہو سکتی ہیں، کوئی کہتا ہے کہ جی Curriculum میں یہ ایڈ کردیں، کوئی کہتا ہے یہ ایڈ کردیں، کوئی کہتا ہے یہ ایڈ کردیں لیکن بہرحال جہاں تک ان کے سوال کا جواب ہے کہ کسی کو، این جی او کو کوئی نہیں دیا جارہا، یہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے کہاں سے یہ بات شاید اخبار میں آئی ہے جو بھی آئی ہے، لیکن میں اس کی تردید کرتا ہوں کہ کسی این جی او کو کوئی یہ نہیں دیا جارہا ہے Curriculum کا، جو شاید یہ بات کررہی ہوں Adam Smith International جو کہ ہم نے، وہ نہ تو این جی او ہے اور دوسرے نمبر پر ہم نے ان کو کوئی کام نہیں دیا ہوا، ان کا 12-2011 سے کنٹریکٹ ہے، جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو Technical assistance provide کرتے ہیں اور وہ صرف کچھ بکس میں غلطیاں نکال رہے ہیں، وہ صرف غلطیاں نکال کر ڈیپارٹمنٹ کو بتائیں گے، وہ اپنے سے کوئی کام نہیں کرسکتے کہ جی وہ کہے کہ جی اس کو ایڈ کردیں یا نکال دیں یا وہ کوئی اس قسم کی انکی کوئی Responsibility نہیں ہے، کوئی اس طرح ان کا کام نہیں ہے، وہ صرف ڈیپارٹمنٹ کو پوائنٹ آؤٹ کریں گے جو اس میں غلطیاں ہوں گی، پھر ڈیپارٹمنٹ آگے سے اس پر فیصلہ کرے گا، تو نمبر ون بات کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، نہ کوئی این جی او ہے۔ نمبر ٹو، جس کمپنی کی یہ بات کررہی ہیں، وہ این جی او نہیں ہے، 12-2011 سے اس کے ساتھ ایک ایگریمنٹ ہے، ہماری حکومت کے آنے سے پہلے کا وہ Technical Assistance دیتے ہیں، ان کا Curriculum سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کو ڈیپارٹمنٹ جہاں پر Assistance کی ضرورت ہوتی ہے، ان کو کہتے ہیں، وہ ہمیں Assistance provide کرتے ہیں، اور نمبر تھری بات یہ ہے کہ ان کو صرف یہ کہا گیا ہے کہ آپ اس میں سے غلطیاں نکالیں، تو جو غلطیاں ہیں، ان کو صرف وہ ہمیں بتائیں گے، ڈیپارٹمنٹ نے پھر آگے Decide کرنا ہے کہ ان کو کس طریقے سے ٹھیک کرنا ہے، آیا واقعی غلطی ہے یا جو بھی ہے، وہ فیصلہ ہوگا، کسی این جی او کا اور کسی ادارے کا نہیں ہوگا۔

Madam Acting Speaker: Rashida Bibi, I think you will be satisfied

جو Answer دیا ہے انہوں نے بہت ڈیٹیلز سے دیا ہے کہ وہ جو ہے، وہ نہیں۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم! ایک بات تو ہے سب کے سامنے، اب یہ اگر انکار کر رہے ہیں تو ہو سکتا ہے ٹھیک ہی کہہ رہے ہوں گے، لیکن نصاب میں تبدیلی ہمارے سامنے ہے، اس میں تو کوئی۔۔۔۔

محترمہ قائمقام سپیکر: وہ عاطف صاحب آپ کے ساتھ بعد میں بیٹھ جائیں گے، جو تبدیلی ہے، وہ آپ ان کو دکھادیں گے۔ Okay. Next, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, to please move his call attention notice No.837, in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ! تین سال پورے ہونے کے بعد آپ نے الٹی گنتی شروع کی ہے آج، چاہیئے تو یہ تھا کہ چار نمبر سے شروع کرتے اور آپ نے آٹھ نمبر سے شروع کیا ہے، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی ہے کہ یہ الٹی گنتی آج کیوں آپ نے شروع کی ہے؟ بہر حال میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کال اٹینشن پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔

میں جناب وزیر برائے خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ بجٹ 16-2015 کی تقریر کے دوران جناب مظفر سید صاحب نے دیگر صوبائی سول ملازمین کی اپ گریڈیشن کا اعلان کیا تو اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جاری ہے جو چھ ماہ کے اندر اندر گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں سفارشات پیش کریگی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تمام کیڈرز اور سکیل کے ملازمین کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئی ہیں لیکن چھ ماہ کے بجائے ایک سال گزر چکا ہے، بلکہ کچھ دنوں کے بعد اگلے سال کا بجٹ پیش کیا جائے گا لیکن تاحال مذکورہ کمیٹی نے کسی قسم کی سفارش پیش نہیں کی اور نہ گورنمنٹ نے گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے ملازمین کے لیے مراعات کا اعلان کیا جس کی وجہ سے ان ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحبہ! یہ وزیر خزانہ صاحب کی تقریر کے چند جو الفاظ اس میں ساتھ منسلک ہیں کہ اپ گریڈیشن کے فیصلے اطلاق مروجہ انجمادی تجدید اد اور دیگر شرائط کے ساتھ تنخواہ اور الاؤنسز دونوں پر ہو گا اور ساتھ سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں انہوں نے فرمایا تھا اپنی تقریر میں، ایک کمیٹی تشکیل دی جارہی ہے جو چھ ماہ کے اندر اندر گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں سفارشات پیش کرے گی، جناب سپیکر! صاحبہ ابھی چند دن باقی ہیں، نیا بجٹ پیش ہو گا، وزیر خزانہ صاحب دوبارہ تقریر

کرنے والے ہیں 18-2017 کے بجٹ کی، تو اگر یہ اس بجٹ سے پہلے پہلے جو انہوں نے فیصلہ کیا ہے، اس پر عمل درآمد نہ کیا گیا، جو وعدہ انہوں نے کیا تھا، اگر اس کے اوپر عملدرآمد نہ کیا گیا تو کیا یہ 18-2017 کی جو تقریر وزیر خزانہ صاحب کریں گے، اس کو صوبے کے عوام گپ شپ سمجھیں، ممبران اسمبلی اس تقریر کو گپ شپ سمجھیں یا اس کے اوپر عمل درآمد بھی ہو گا؟

محترمہ قائمقام سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: شکریہ میڈم سپیکر! میں نلوٹھا صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری ملازمین کے حوالے سے یہ گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے جو افسران ہیں، ان کے متعلق انہوں نے ایک بات کی تھی اور منسٹر فنانس نے 16-2015 کی بجٹ سپیچ میں بھی اس بات کا اظہار کیا تھا کہ سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن گئی اور یہ کمیٹی چھ مہینوں میں رپورٹ پیش کرے گی اور اس کی وہ منظوری بھی دینگے اور اس سلسلے میں چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا نے سیکرٹری فنانس کی سربراہی میں ایک سپیشل کمیٹی بھی بنائی تھی، اس کی میٹنگز بھی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ یکم فروری 2016 کو منسٹر فنانس نے خود اس میٹنگ کو چیئر بھی کیا تھا اور اس پر تفصیلی بحث ہوئی ہے اور منسٹر صاحب کی ہمدردی بھی اس بات پہ تھی کہ یہ کمٹمنٹ ہے اور ان لوگوں کو یہ ضرور دینا چاہیئے، اس پر جو ٹوٹل، FMIU نے جو اندازہ لگایا ہے، چار اعشاریہ تین سو بارہ ارب روپے سالانہ اس پر لگتے ہیں، بہر حال میں اپنے آنریبل ممبر صاحب کے ساتھ اس بات پر بالکل اتفاق کرتا ہوں، منسٹر صاحب نے اس فلور پر کمٹمنٹ کیا ہے، یہ اسمبلی ہے، یہاں پر جو کمٹمنٹ ہوتی ہے تو ہر صورت میں اس کو لاگو ہونا چاہیئے، میں اس فلور پر ڈیپارٹمنٹ کو دوبارہ منسٹر فنانس کی طرف سے ہدایات دے رہا ہوں کہ تیس جون تک اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے اور اس کا نوٹیفیکیشن ہونا چاہیئے Other wise جو جو اس میں کوتاہی میں ملوث ہے، اس کے خلاف ان شاءاللہ ایکشن لیں گے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی سپیکر صاحبہ! پہلی بات تو یہ کہ محمد علی صاحب کس حساب سے مجھے جواب دے رہے ہیں، میں نے تو سنا ہے کہ انہوں نے تو استعفیٰ بھی دے دیا ہے پارلیمانی سیکرٹری کے عہدے سے اور

منسٹر صاحب جو کمٹمنٹ تین دفعہ منسٹر صاحب کر چکے ہیں، اگر وہ کمٹمنٹ نہیں پورا کر سکے ہیں تو محمد علی صاحب کا کمٹمنٹ کس طرح پورا ہو گا؟

محترمہ قائمقام سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد علی: میڈم سپیکر!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: دوسری بات یہ ہے، دوسری بات یہ ہے کہ 30 جون، بجٹ غالباً 6 جون کو پیش ہو گا، 6 جون کو ایک سال پورا ہو جائے گا تو اگر 6 جون سے پہلے پہلے میں نے کہا ہے، ہم کوئی ایسی زبردستی تو نہیں کر سکتے ہیں حکومت کے اوپر لیکن اگر 6 جون سے پہلے پہلے اس کے اوپر عمل درآمد نہ کیا گیا تو جونہی منسٹر نیکسٹ بجٹ تقریر کیلئے اٹھیں گے تو میں یہ کہوں گا کہ اس گپ شپ میں اس اسمبلی کا وقت آپ ضائع نہ کریں کیونکہ جو آپ وعدہ کرتے ہیں، وہ پورا نہیں کر سکتے ہیں تو پھر یہ کیا میں نہیں سمجھتا کہ محمد علی صاحب کا جو کمٹمنٹ ہے، اس کے اوپر کوئی عمل درآمد ہو گا۔

محترمہ قائمقام سپیکر: محمد علی! آپ کو منسٹر صاحب نے کہا تھا، آپ Represent کریں انہیں؟

جناب محمد علی: میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو نلوٹھا صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ آپ نے پارلیمانی سیکرٹری سے Resign دیا ہے، میں حکومت کا ممبر ہوں اور ہر کوئی جواب دے سکتا ہے۔ چونکہ میں پارلیمانی سیکرٹری بھی رہ چکا ہوں اور منسٹر فنانس کی ہدایت پہ میں یہاں پہ جواب دے رہا ہوں اور میں نلوٹھا صاحب دوسری بھی یہ بلکہ نلوٹھا صاحب نہیں میں پورے ہاؤس کو یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہاں پہ کمٹمنٹ کرتے ہیں منسٹر تو یہ حکومت ہے اور حکومت باؤنڈ ہے، جدھر سے بھی یہ پیسے لانے ہیں، وہ اپنے کمٹمنٹ پر قائم ہے اور ان شاءاللہ اس کو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پورا کرے گی۔ چونکہ اسمبلی کے سامنے یہ کمٹمنٹ ہے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، نلوٹھا صاحب؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں سمجھتا ہوں، چاہیئے تو یہ تھا کہ بہت سے منسٹر صاحبان یہاں پہ بیٹھے ہوئے تھے، اگر وہ جواب دے دیتے اور میں محمد علی صاحب کو بھی غیر ذمہ دار آدمی نہیں سمجھتا لیکن اگر منسٹر صاحب، دو تین منسٹر یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جواب دیتے تو شاید میں زیادہ مطمئن ہوتا، بہر حال میں

نہیں سمجھتا کہ اگر مظفر سید صاحب نے اسی فلور کے اوپر اپنی سپیچ میں جو انہوں نے بجٹ سپیچ کی تھی، اس میں جو کمٹمنٹ کیا تھا، وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے تو محمد علی صاحب نے جو کمٹمنٹ کیا ہے، میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کے اوپر کیونکہ میں نے دیکھا ہے، کل جو انہوں نے بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑی جراءت سے بھی بات کر سکتا ہے اور ہم نے اس کو Appreciate بھی کیا ہے، تو امید ہے کہ یہ اپنا کمٹمنٹ پورا کرے گا۔

Madam Acting Speaker: Thank you, thank you, Nalotha Sahib. Okay, we will go to item No. 7, item No. 7 is deferred, as requested by the honourable Minister for Local Government. We will go to item No. 12, Mr. Muhammad Idrees Khan, Member of Public Accounts Committee, to please move for extension in period to present report of PAC on Accounts of eight District Governments of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2011 and 2012.

ضلعی حکومتوں کے حسابات سے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Muhammad Idrees Khan: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Madam. I, on behalf of Chairman Public Accounts Committee, intend to move under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of eight reports of PAC on accounts of the District Governments of Khyber Pakhtunkhwa, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present report on PAC in the House? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

ضلعی حکومتوں کے حسابات سے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Acting Speaker: Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA/ member of Public Accounts Committee, to please present report of the eight District Governments for the Year 2011-12, District

Government Nowshera, Swabi, Kohat, Bannu, Karak, Hangu, Peshawar and Charsadda. Muhammad Idrees Khan, please.

Mr. Muhammad Idrees Khan: Thank you, Madam. I, on behalf of Chairman Public Account Committee, intend to present eight reports of Public Account Committee on the accounts of District Governments, Khyber Pakhtunkhwa for the year 2011-12, in the House.

Madam Acting Speaker: It stands passed, it stands presented. Now, yes, I have got three or four, you will go one by one, I can't take all of you together, so one by one, please. First of all Fakhr-e-Azam Sahib!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Under rule 240, rule 124 may be suspended and I may be allowed to move the resolution.

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Member is allowed.

قرار دادیں

جناب فخراعظم وزیر: چونکہ ماہ رمضان کے روزے تمام مسلمانوں پر فرض ہیں اور اس سال جو کہ سخت گرمیوں میں آرہے ہیں، گرمیوں کی شدت اور ماہ رمضان کے تقدس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ماہ رمضان مبارک میں لوڈ شیڈنگ نہ کی جائے۔

Madam Acting Speaker: Yes, carry on.

جناب فخراعظم وزیر: میډم! چې څه رنګ تاسو ته پته ده، دې ځل چې کوم لوډ شیډنګ دے، دا په ګرمیانو کښې راروان دے نو ما دا ریزولیوشن هاؤس ته وړاندې کړو او دا د پاس کړې شی ځکه چې سختې ګرمیانې دی او په دیکښې چې دا لوډ شیډنګ اونشی، دا د ټولې صوبې خبره ده او د هر چا خبره ده۔ بله خبره دا ده میډم! چې-----

Madam Acting Speaker: Yes, you carry on.

جناب فخراعظم وزیر: یس، اچھا میډم! دا سیکنډ خبره دا ده چې دغه ریزولیوشن نه علاوه زه خبره کول غواړم، اجازت شته؟

Madam Acting Speaker: I will come back to you.
I promise you, I چې دا دغه دے، ریاض خان، بیا راځم تا له، خبرې له راځم۔ will come.

جناب فخراعظم وزیر: میډم! دا ریزولیوشن پاس کړئ کنه۔

Madam Acting Speaker: Resolution passed, oh sorry, yes, I am sorry, okay, is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, by the majority. Next one, I will give you, I will comeback to you Riaz Khan, I will comeback, Riaz Khan.

ملک ریاض خان: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ۔ میں ایک قرارداد پیش کر رہا ہوں، اس میں میرے دستخط ہیں اور میرے ساتھ ہیں: جناب حاجی حبیب الرحمان صاحب، جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، جناب اکبر ایوب صاحب، جناب سردار اکرام اللہ خان گنڈاپور صاحب، جناب محمد رشاد خان، جناب زرین گل خان، جناب اعظم خان درانی، ان کے دستخط بھی اس قرارداد پہ ہیں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ گزشتہ حکومت میں اس وقت کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے حکم پر خیبر پختونخوا کے ٹھیکیداروں پر 2010, 2011, 2012 یعنی تین سالوں کیلئے ٹیکس معاف ہوا تھا، اب چار سال گزرنے کے بعد وفاقی حکومت نے اسے واپسی کا حکم جاری کیا ہے جو کہ خیبر پختونخوا کے ٹھیکیداروں کے ساتھ سراسر ظلم ہے و زیادتی پر مبنی ہے، اسلئے اس حکم نامے کو فوری طور پر واپس لیا جائے"

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, by majority. Fakr-e-Azam Wazir, yes.

جناب فخرِاعظم وزیر: زه شکریه ادا کوم۔ خبره داسې ده چې دا مخکښې ورځې په بلوچستان کښې ډرون حمله شوې ده او دا ډرون حمله د پاکستان د خود مختیاری خلاف د امریکې یو اقدام دے ځکه چې پاکستان یو آزاد ملک دے نو پاکستان کښې که بهر نه څوک داسې Attack کوی، دا د پاکستان په Sovereignty باندې Attack دے میډم سپیکر! نو دا د پاکستان خلاف یو سازش دے ځکه چې دوئ وائی چې په دیکښې ملا منصور ہلاک ہوا ہے، حالانکه ملا منصور دې نه مخکښې ایران ته هم تلے وو، دې نه مخکښې قطر ته هم تلے وو او په مری مذاکرات کښې هم ئے حصه اخستې وه نو قطر کښې چا نکړو مړ، په ایران کښې چا نکړو مړ او دلته ئے هلاک کړو نو دا د پاکستان خلاف یو سازش دے، حالانکه اوس هم ډی این اے ټیسټ وائی چې لا دا پته نشته چې آیا دا ملا منصور دے که نه دے؟ نو دا د پاکستان خلاف یو سازش روان دے چې صرف د پاکستان په علاقه کښې دې ئے هلاک کولو او دې باندې اوبامه ډیره خوشی هم کړې ده نو مونږ دا وایو چې پاکستان دا په دې باره کښې د اسمبلئ نه یو مزاحمتی قرارداد هم پاس کړی او بل اوبامه د پاکستان نه معافی اوغواړی، پاکستان نه د معافی اوغواړی اوبامه پریزیډنټ چې بیا داسې اقدام نه کوی او که داسې اقدام بیا اوشو نو دا د پاکستان او د امریکه تعلقات به ورسره خراب شی ځکه چې د پاکستان آزادئ ته زمونږ ډیره محنت نه پس دا آزادی مونږ حاصله کړې ده او په دې باندې فوج ښه پوهیږی چې پاکستان ډیفنس زه څنګې اوکړم؟ او دا د بهر نه یو کس د پاکستان Sovereignty باندې Attack کوی نو دا د پاکستان د خود مختیارئ خلاف یو اقدام دے نو مونږ دا وایو چې په دې باندې یو قرارداد دې دا اسمبلی پاس کړی چې مزاحمتی قرارداد وی او په هغه قرارداد کښې دا اووئیلې شی چې اوبامه د پاکستان نه معافی اوغواړی، زه به بیا داسې اقدام نه کوم ځکه چې دا د هر چا خبره ده چې دا دے ئے کوی د پاکستان په Territory باندې، نو دا د پاکستان په آزادئ باندې Attack دے۔ تهینک یو، میډم۔

محترمہ قائمقام سپیکر: یس، محمود بیٹنی صاحب، انہوں نے آفس میں آ کے ٹائم لیا تھا، یس!

جناب محمود احمد خان: میڈم! مهربانی۔ زه د شهرام خان توجه غواړم، یو مسئله ده په ټانک کښې، هغه دا ده چې هغه کلاس فور او څه کسان دوئ بالکل نوکرو نه فارغ کړی دی، ډی جی صاحب یو لیټر کړے دے، ایم ایس هغه Terminate کړل۔ اوس هلته چې دا کوم کلاس فور دی، هغه ایم ایس ریکویسټ کړے دے، سیکرټری ته ئے لیټر کړے دے، ډی جی ته چې کم از کم دا کلاس فور اختیار ماسره شته، زه ئے بحال کولې شم خو ځکه چې ایم ایس هلته په هسپتال کښې ډیره زیاته ګندګی ده، صفائی والا څوک نشته، ټول سټاف ئے اوباسلے دے، شهرام خان ته دا ریکویسټ کوؤ چې کم از کم تاسو ډی جی ته یا سیکرټری صاحب په نوټس کښې تاسو دا خبره اوکړئ چې کم از کم دا کلاس فور چې کوم د هسپتال صفائی والا دی چې دا هم بحال کړی که نورو باندې څه انکوائری وی، هغه د کوی خو کم از کم د هسپتال صفائی د پاره چې کوم خلق ځی او راځی، مهربانی به دا وی شهرام خان! چې دا هم بحال کړی، تاسو ایم ایس ته آرډر ورکړئ، دا به ستاسو ډیره مهربانی وی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: یس، منسٹر صاحب!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریه، میډم سپیکر۔ ایم پی اے صاحب خبره اوکړه، زه به ئے چیک کړمه۔ دې وخت کښې خو ما ته څه Clarity نشته خو بهرحال زه به سیکرټری صاحب ته اووایمه، اوبه ګوری پکښې چې څه لیګل دغه وی ان شاء الله، بیا پرې څه مسئله نه وی، وینا به پکښې اوکړی خو چې میډم! Clarity راشی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: ګوره، I told you زه ټولو له نمبر ورکوم خو ما نه آفس کښې نمبر اخستے شوے I am going according to that, معراج بی بی، معراج بی بی، معراج بی بی!-----

(شور/قطع کلامیاں)

محترمہ قائمقام سپیکر: ګوره، ګوره ما سره نمبرې لیکلی شوی دی۔
I am going to call Meraj Bibi, okay.

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو میڈم سپیکر! تھینک یو۔

Madam Acting Speaker: I am coming back to you, please sit down, Meraj Bibi!

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم سپیکر! دا قرارداد دے، دا جائنٹ قرارداد دے، عظمیٰ خان، رومانہ جلیل، نجمہ شاہین، آمنہ سردار، یاسمین پیر محمد، ثوبیہ شاھد، رقیہ حناء، نگینہ خان، نرگس عائشہ، نسیم حیات، زرین ضیاء، بی بی فوزیہ، راشدہ رفعت، دینا ناز، ملیحہ، نگہت اورکزئی، انیسہ زیب طاھر خیلی، خاتون بی بی، نادیہ شیر، معراج ھمایون اینڈ ستاسو نوم۔ دا مې ټول خواتین، بائیس خواتین چې دی اسمبلی کښې دننه۔

"ہم تمام خواتین اراکین صوبائی اسمبلی اس ایوان سے سفارش کرتی ہیں کہ صوبائی اسمبلی میں Women Parliamentary CAUCUS کا قیام عمل میں لایا جائے۔ تاسو جی مهربانی به اوکړئ، دا به پاس کړئ۔

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'-----

جناب محمد علی: میڈم رول سسپنڈ کیا جائے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: رولز خو Already suspend شوی دی، بیا اوکے بیا Rules are already suspended because فخر اعظم کا ہم نے لیا تھا Anyway, if you want, okay, I will suspend it again.

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to pass the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Acting Speaker: And those who are against may say 'No'.

(Interruption)

Madam Acting Speaker: Fakhr-e-Azam, I am coming back to you, please sit down. Is it the desire of the House that the resolution, moved by Meraj Humayun and all the other ladies, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Acting Speaker: Those who are against may say 'No'.

فخر اعظم! پلیز آپ بہت Restless ہو گئے ہیں، کھڑے ہو جائیں چلیں۔ فخر اعظم! فخر اعظم لا خلاص کړے نه دے۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ اسمبلی پاکستان کے شہری علاقے بلوچستان میں ڈرون حملے کی سخت مزمت کرتی ہے اور اس کو پاکستان کی سالمیت کے خلاف ایک سازش قرار دیتی ہے۔ امریکہ کو پاکستان کی حدود کے اندر آکر کسی قسم کی مداخلت کا کوئی حق نہیں اور پاکستان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ یہ اسمبلی قومی اسمبلی سے سفارش کرتی ہے کہ وزارت خارجہ سے کہہ کر اس پر سخت احتجاج کیا جائے اور اوبامہ سے کہہ کر وہ پاکستان سے معافی مانگیں کہ آئندہ وہ ایسے اقدام سے گریز کریں گے۔

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Yes, okay, please Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ۔ میڈم! جو ریزولیوشن معراج بی بی نے پیش کی، اس کے اوپر آپ کے ریمارکس نہیں آئے، آپ نے نہیں کہا Resolution is unanimously passed، آپ کی رولنگ چاہیئے میڈم! اور میڈم ساتھ میں، میں شکریہ ادا کرتی ہوں آپ کا اور جس سیٹ پر بیٹھی ہیں، یہ ہمارے لئے بہت، آپ کو دیکھ کر ہم میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے میڈم! کہ جب بھی اجلاس کے آخر میں جب آپ کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتی ہیں تو ٹاپ پر خاتون ہی ہوتی ہے اس کے۔

(تالیاں)

Madam Acting Speaker: Thank you Uzma Bibi, thank you very much, okay.

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! 17-05-2016، میڈم! میرا پوائنٹ کچھ اور ہے، 17-05-2016 کو عاطف صاحب نے مجھے ایشورنس دی تھی، میرے علاقہ کے بائی پاس، تیمر گرہ بائی پاس برج کے حوالے سے کہ وہ اس کے بارے میں مجھے معلومات دیں گے، ابھی تک مجھے کوئی معلومات نہیں دی گئیں اور یہاں میرے وہ Elected Member بھی بیٹھے ہیں جو پینتالیس منٹ کا ایکسٹرا سفر طے کرتے ہیں لیکن برج

کے بارے میں بات نہیں کرتے، تو Kindly اگر ان کے پاس کوئی Updates ہوں کہ یہ برج کب بنے گا اور کب نہیں بنے گا؟ میڈم! پشاور نشتر آباد علاقے میں سرکاری کوارٹرز مسمار کئے جا رہے ہیں، میڈم! ایک ایشو، سرکاری کوارٹرز مسمار کئے جا رہے ہیں میڈم! اور تمام ملازمین کے ہاں ایک بے چینی پائی جاتی ہے کہ ہمیں متبادل دیئے جائیں گے یا نہیں؟ میری Recommendation ہو گی کہ ان تمام سرکاری ملازمین کو متبادل رہائش دی جائیں اور ان کے سکیل کے مطابق دی جائیں۔ شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی میڈم! ان کے برج کا جو مسئلہ تھا، وہ میں نے اکبر ایوب صاحب سے ڈسکس کیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ سی ایم سے بات کر کے ان شاءاللہ کوشش کریں گے کہ اس دفعہ اے ڈی پی میں اس کو ڈال سکتے ہیں، جو بھی کر سکتے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ کہہ رہے تھے، میں نے ان سے بات کر لی ہے۔ اچھا، دوسری بات یہ نشتر آباد کے سرکاری گھروں کے بارے میں ہے، یہ بالکل جائز مطالبہ ہے ان کا کہ اگر ان کے گھر مسمار ہو رہے ہیں تو ان کے گریڈ اور اس کے مطابق دیکھ لیتے ہیں جس طریقے سے ان کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں، ایڈجسٹ کر لیں گے ان شاءاللہ۔

Madam Acting Speaker: Babar Saleem, Munawar Khan Sahib and then I will come back to you after Munawar Khan. Munawar Khan.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! یہ قرارداد ہے، جناب شاہ فرمان صاحب، جناب مظفر سید صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب اور میری طرف سے:

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے یہ سفارش کرتی ہے کہ صوبے کی تمام رویت ہلال کمیٹیوں کو مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے کو تسلیم کرنے کا پابند بنایا جائے تاکہ ملک میں ایک ہی دن روزہ اور عید ہو۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ قائمقام سپیکر: اس میں آپ نے جناب شاہ فرمان کہا ہے، شاہ فرمان کے دستخط، کوئی دستخط اس پر نہیں ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ میرے خیال میں امان اللہ خان صاحب! ان سب کے دستخط ہیں، وہ اوریجنل، پتہ نہیں آپ کے پاس ہے کہ نہیں؟ یہ سب کے دستخط ہیں میڈم اور اگر۔۔۔۔

محترمہ قائمقام سپیکر: میرے پاس یہ بالکل خالی پیپرز ہیں، آپ دکھائیں، آپ کے پاس کونسا پیپر ہے، I will take the names جو یہاں ہیں پلیز۔ مظفر سید صاحب، سردار حسین بابک صاحب، نلوٹھا صاحب تو ہیں، منور خان صاحب بھی ہیں، یہ شاہ فرمان بھی نہیں ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! بس ٹھیک ہے میری طرف سے اور نلوٹھا صاحب کی طرف سے یہ ایک قرارداد لارہے ہیں۔

Madam Acting Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes have it'. The resolution is passed by majority. Saleem Babar Sahib.

یہ جو میں آوازیں دے رہی ہوں، میرے پاس اسمبلی میں وہاں آئے تھے، میں نے ایک ایک لکھا ہے، Please I am giving the number according to that. So relax and sit down.

جناب بابر خان: تهینک یو، میډم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! دلته کښې چې دا ګورنمنټ کله جوړ شو، مونږ دې ګورنمنټ ته راغلو د پی ټی آئی ګورنمنټ جوړ شو، د انصاف نعره وه، خان صاحب به هم وئیل چې زه به پوره ملک د پاره د انصاف نظام به قائموم او خاصکر کے پی کے کښې، نو زه خو حیران دا یم چې دا څنګه انصاف دے، زه د حکومت ایم پی اے یم، دا نور هم ایم پی ایز دی، دوئ سره هم ښه زیاتے کیږی خو څوک د زړه چې کوم دے براس اوباسلے نشی، نو زه خو اپوزیشن ورونړو ته به دا وایم چې یو حکومتی بنچز کښې منسټرانو سره زیاتے کیږی نو تاسو د څه ګیله کوئ؟ (تالیاں) بله خبره دا۔۔۔۔۔

Madam Acting Speaker: Babar Saleem, please this is point of order and no debate.

پوائنټ آف آرډر اووایه۔

جناب بابر خان: مسئله دا ده، زما حلقه پی کے 31 هغې سره ظلم او زیاتے په ورستنی یونیم دوؤ کالو راهسې شروع دے۔ هغه زیاتے او ظلم زمونږ د سینیئر

منسٹر فار ہیلتھ اینڈ آئی ٹی د هغه په وینا کیږی، پته نشته چې د ه کښې څه د اسې خوبی د ه چې سی ایم صاحب ترینه هم مجبوره د ے ، نور خلق ترینه هم مجبوره دی او منسټران او هر څوک ترینه مجبوره دی، نو زه خو په دې نه پوهیږم که ماسره زما په حلقې کښې په ضلع صوابی کښې یو سړے مقابله کوی، زما د پلار نیکه هستری د اوګوری، خپله هستری د اوګوری، په خدمت د ماسره مقابله اوکړی، یو سړے چې په صوابی کښې ماسره مقابله کوی، په خدمت به کوی، په غم ښادئ به کوی، په عزیز ولئ به کوی، د پلار نیکه هغه ریکارډ به مخامخ پیش کوی۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: بابر سلیم! پلیز پوائنټ آف آرډر دے ، پوائنټ آف آرډر باندې ډیبیټ مه کوئ Come to the point۔

<u>جناب بابر خان</u>: هغه بله ورځ ټولو ایم پی ایز ته سوال جواب شوے دے چې راشئ تاسو خپل سکیمز ورکړئ، ستاسو چې کوم دے فنډ دغه شوے دے ، چې مونږ لاړلو اسمبلی سیکرټریټ ته، ما ته خو مخکښې هم تاسو ته ما یو پیپر ښودلے وو چې زیرو چې کوم دے فنډ ئے ما له مخکښې هم راکړے وو، په پبلک هیلتھ کښې زما ټوله حصه شیئر ئے خاتون بی بی له ورکړے وو، دې پیرې ته بیا اوس زما زیرو فنډ دے ، آیا زه Elected MPA نه یم، ما وزیر اعلیٰ له ووټ نه دے ورکړے ، ما سپیکر له ډپټی سپیکر له او تاسو له مې هم ووټ درکړے دے ، نور کوم یو شے وزیر اعلیٰ ته ځان ثابتولو ته او حکومت ته ثابتولو د پاره زه څه اوکړم؟ یو سړے د دا راته اوښائی په دې فلور آف دی هاؤس ورته وایم، سړے د راته وزیر اعلیٰ اوښائی نو هغه به ورله اوولمه نو هله به ئے یقین راځی، زه څه چل اوکړمه؟ (تالیاں) چې فنډ چې کوم دے زما ، زه Elected MPA یمه، زما په حلقه کښې ما له فنډز دومره نه راکوی چې څومره خاتون بی بی هغې له چې کوم دے فنډز ورکوی، اوس ئے هم دس ګیاره کروړ روپئ فنډ هغې له ورکړے دے نو آیا دې ته تاسو انصاف وایئ؟ کم از کم زه خو د دې انصاف نه مطمئن نه یم۔ زه سی ایم ته هم دا درخواست کوم، ښه په مینه ورته وایم چې زما حلقې له زما شیئر، زما فنډ راکړه، که زما فنډ ما ته ملاؤ نه شو، او دا لا کومه خبره راغله، زه چې یو مشر له لاړ شم، هغه ما ته وائی چې سینیټر لیاقت خان، د لیاقت

خان زمونږ په کار کښې، د شهرام د والد صاحب زما په فنډ کښې څه کار دے ؟ زه خو-----

محترمه قائمقام سپیکر: بابر سلیم! تاسو به کال اټینشن راوړئ نو ما به ټول ټائم، نو دا خو پوائنټ آف آرډر دے کنه۔

جناب بابر خان: هم دغه مسئله ده، پوائنټ آف آرډر، چې زما حلقې ته، د فنډز به زه څه کومه، زه به خپلو خلقو ته څه وایمه، خلق راځی زما دیرې ته ځوک ټرانسفر مر غواړی، ځوک لاره غواړی، ځوک کوڅه غواړی، ځوک څه غواړی، زه د څه ځیز ایم پی اے شومه چې زما حصه فنډز چې دے نورو خلقو له ورکړې کیږی؟ که ما ته زما فنډ ملاؤ نه شولو، د دې خلاف به زه احتجاج کوم، هر ځائې کښې او تر هر حده پورې تلے شم او که څه خون خرابه پکښې اوشوله نو ګورې زمه دار به ئے شهرام خان زمونږه منسټر وی او د هغه والد صاحب او دوئ چې دومره زورآور دی، په صوابئ کښې ماته د ځائې اوښائی، ما ته د چې کوم دے ټائم راکړی، ورځ د راکړی، زه به ورسره ځمه او هلته کښې به مقابله کومه ورسره، دا د نه کوی، دا خو عوامو سره ظلم دے۔

محترمه قائمقام سپیکر: پلیز پارلیمانی Language به Use کوئ پلیز-----

جناب بابر خان: نور کارونه دلته پارلیمانی په دې دریو کالو کښې اوشو چې زه Language پارلیمانی استعمال کړم؟ دا خو ډیره عجیبه خبره ده، په منسټرانو کښې د یو څلورو منسټرانو حکومت دے، فنډونه هم د هغوی دی، نوکرئ هم د هغوی دی او شهرام خان اوس اووئیل چې د نوکرو نه خلاص شو، ګجو خان میډیکل کالج زما په حلقه کښې شاه منصور کښې دے، په هغې کښې تقریباً ستر اسی د کلاس فور بهرتی شوی دی، یو پچاس پکښې ده کلاس فور بهرتی کړی دی، څه ئے پکښې یو لږ غوندې سپیکر له ورکړی دی، زه د هغې حلقې Elected MPA یمه، زما په Recommendation یو سړے نه دے بهرتی شوے نو دا څنګه انصاف دے؟ نور چې کوم دے ایګریکلچر ریسرچ سنټر کښې ده بهرتیانې اوکړې، حلقه زما ده، ځایونه او زمکې زما د حلقې خلقو قربانئ ورکړې دی او کلاس فور بهرتیانې د دوئ دی، دا میډیا والا ورونږه ناست دی، دوئ د لاړ

شی، سبا گجو خان میډیکل کالج ته او هلته کښېنې که هر یو کلاس فور نه آئی ډی کارډ واخلی او تپوس د ترینه اوکړی چې د هغه یونین کونسل کوم یو دے او حلقه ئے کومه ده؟ پخپله به ورته پته اولګی۔

محترمه قائمقام سپیکر: سلیم بابر! تا کال اټینشن ولي نه راوړلو؟ پوائنټ آف آرډر باندې تقریر چرته Allow کیږی؟

جناب بابرخان: ستر اسی کلاس فور پکښې بهرتی شوی دی او ستوډنټ زیرو دے نو دا خو د یو منسټر نااهلی ده۔

Madam Acting Speaker: Okay, thank you.

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Asad Qaisar, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, 27th May, 2016, after conclusion of its business fixed for the day till such date as may hereafter be fixed".

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)